سورة النحل

آیات ۱۰۷ - ۱۱۹

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۧ ﴿۱۱۰﴾ يَوْمَ تَاْتِىْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ
بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا
حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۭ ﴿۱۱۶﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ
هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ
بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ع يَوْمَ تَاْتِىْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا
يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ
بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ
فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ
فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا
حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ ؕ
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۖ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ وَ عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ مَا
ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ
ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا - یہ اس سبب سے کہ انھوں نے پسند کر لیا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ - دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں

وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى - اور یقیناً اللہ نہیں ہدایت دیتا

الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ - (حق کا) انکار کرنے والوں لوگوں کو

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ - یہ وہ لوگ ہیں کہ مہر لگا دی ہے اللہ نے

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ - ان کے دلوں پر

وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ - کانوں پر اور آنکھوں پر

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ - اور یہی لوگ ہیں جو غفلت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

اِسْتَحَبَّ يَسْتَحِبُّ ، اِسْتِحْبَابٌ

دوست رکھنا، محبوب رکھنا، ترجیح دینا (X)

اردو میں : حُب، حبیب، محبوب، استحباب

طَبَعَ يَطْبَعُ ، طَبْعًا: مہر لگانا

اردو میں : ا

لَاجَرَمَ اَنَّهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا فُتِنُوۡا ثُمَّ جٰهَدُوۡا وَصَبَرُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۰﴾

لَاجَرَمَ اَنَّهُمۡ - کوئی شک نہیں کہ یہی لوگ

لَا جَرَمَ : یقیناً (حقًّا، کاہم معنی ہے)

فِی الۡاٰخِرَةِ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ - آخرت میں خسارے میں رہنے والے ہیں

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ - پھر بے شک آپ کا رب

لِلَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا - کے لیے جنھوں نے ہجرت کی

هَاجَرَ يُهَاجِرُ ، مُهَاجَرَةٌ : ہجرت کرنا (III)

مِنۡۢ بَعۡدِ مَا فُتِنُوۡا - اس کے بعد کہ وہ آزمائش میں ڈالے گئے

فَتَنَ يَفۡتِنُ ، فَتۡنٌ و فُتُوۡنًا : فتنہ میں ڈالنا، آزمانا

اردو میں : ا

ثُمَّ جٰهَدُوۡا وَصَبَرُوۡۤا - پھر انھوں نے جہاد کیا اور ثابت قدم رہے

اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا - بیشک تیرا رب (آزمائشوں کے) بعد

لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ - یقیناً ہے بخشنے والا اور رحم فرمانے والا

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٠٧﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿١٠٨﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿١٠٩﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٠﴾

یہ اس لیے کہ اُنہوں نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا، اور اللہ کا قاعدہ ہے کہ
وہ اُن لوگوں کو راہ نجات نہیں دکھاتا جو اُس کی نعمت کا کفران کریں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے
دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے یہ غفلت میں ڈوب چکے ہیں، ضرور ہے کہ
آخرت میں یہی خسارے میں رہیں، بخلاف اس کے جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب (ایمان
لانے کی وجہ سے) وہ ستائے گئے تو اُنہوں نے گھر بار چھوڑ دیے، ہجرت کی، راہ خدا میں سختیاں
جھیلیں اور صبر سے کام لیا، اُن کے لیے یقیناً تیرا رب غفور و رحیم ہے

That is because they love the life of this world more than the Hereafter; and Allah does not guide those who are ungrateful to Allah for His favors. They are the ones upon whose hearts and hearing and eyes Allah has set a seal. They are utterly steeped in heedlessness.
No doubt they shall be losers in the Hereafter.
And surely your Lord will be Most Forgiving and Most Merciful towards those who left their homes after they were persecuted, and who thereafter struggled hard and remained constant.

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٠٧ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝١٠٨

ارتداد کا سبب اور اس کا انجام

- گزشتہ آیت کریمہ میں فرمایا گیا کہ جس نے ایمان لانے کے بعد ارتداد کا راستہ اختیار کیا اور پھر کفر کے لیے اس نے اپنا سینہ کھول دیا اور اس طرح سے اس نے مکمل طور پر اپنے آپ کو کفر کے حوالے کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے خود کو محروم کر لیا
- یہاں اس آیت کریمہ میں اس کا سبب بیان کیا گیا ہے کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار کیوں ہوئے :
- اللہ تعالیٰ کا قانون یہ ہے کہ انسان کے سامنے دو ہی راستے ہیں ایک یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت جو پیغمبروں کے واسطے سے آتی ہے اسے قبول کر کے زندگی کا وہ رویہ اپنا لے جو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور بندے کی بندگی سے وجود میں آتا ہے، اسی طریقے سے اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی نصیب ہوتی ہے ۔یہ راستہ ایمان کا راستہ ہے
- دوسرا راستہ یہ ہے کہ آدمی حیات دنیا کو اپنی منزل بنا لے، اپنی خواہشات کو اپنا راہنما بنا لے، ضروریات زندگی کو مقاصد حیات ٹھہرا لے اور ساری زندگی کو لہو کے بیل کی طرح انہی ضروریات کے حصول میں کھپا دے۔ اپنے پیدا کرنے والے کو، مرنے کو، حساب کتاب کو بھول جائے۔ یہ راستہ ارتداد اور کفر کا راستہ ہے۔
- یہی لوگ جو ایمان کی روشنی کو دیکھ لینے کے بعد محض اپنے دنیوی مفادات کی خاطر اس سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے دلوں، ان کے کانوں، اور ان کی آنکھوں پر مہر لگا دیا کرتا ہے اور وہ ہدایت کی توفیق سے بالکل ہی محروم ہو جاتے ہیں - یہ ہدایت و ضلالت کے باب میں اللہ تعالیٰ کی سنت کا بیان ہے

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۰﴾

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی تصویر

- گزشتہ آیت کریمہ میں ان لوگوں کا انجام بیان ہوا جنھوں نے حیات دنیا کو حیات آخرت پر ترجیح دی, خواہشات نفس کی پیروی میں اس قدر اندھے ہوگئے کہ دنیا کی زندگی ان کا مقصود بن کر رہ گئی۔
- اب یہاں ان جانبازوں اور سرفروشوں کا ذکر ہے جنہوں نے اپنے دین کی خاطر کفار کے ہاتھوں ہر قسم کے مصائب جھیلے لیکن وہ اس سے دست بردار ہونے پر تیار نہ ہوئے۔
- ہجرت سے یہاں ہجرت حبشہ مراد ہے اور جہاد و صبر سے یہاں ان کی وہ جاں بازیاں مراد ہیں جو دین پر استقامت کے معاملے میں انھوں نے دکھائیں۔ ان کی تعریف اور توثیق دین پر ان کی استقامت اور قربانیوں کے سبب
- جب حالات سخت ناسازگار ہوں، ماحول پر کفر کا غلبہ ہو، اور جبر کا ماحول ہو تو اس وقت اسلام کا قبول کرنے اور اس پر ثابت قدم رہنا سخت آزمائش کا سبب بنتا ہے، ان حالات میں اگر اہل حق پر قائم رہے اور ضرورت پڑنے پر گھر بار، جائداد اور وطن کو بھی چھوڑ دے مگر حق کو نہ چھوڑے تو وہ مہاجر اور مجاہد ہے۔ اور اللہ کی نظر میں بہت بڑے ثواب کا مستحق ہے
- قرن اولیٰ کے مسلمانوں نے یہی کیا، انھی نے حق و باطل کی کشمکش میں حق کی سربلندی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے سے تامل نہیں کیا، اس راستے میں جو مصیبتیں آئیں انہیں خندہ پیشانی سے انھیں قبول کیا۔ انھی کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ اللہ ان کی لغزشوں اور فروگزاشتوں سے درگزر فرمائے گا اور ان کی رحمت سے نوازے گا۔

يَوۡمَ تَأۡتِىۡ كُلُّ نَفۡسٍ تُجَادِلُ عَنۡ نَّفۡسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ مَّا عَمِلَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿۱۱۱﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرۡيَةً كَانَتۡ اٰمِنَةً مُّطۡمَٮِٕنَّةً يَّاۡتِيۡهَا رِزۡقُهَا رَغَدًا مِّنۡ كُلِّ مَكَانٍ

يَوۡمَ تَأۡتِىۡ كُلُّ نَفۡسٍ - جس دن ہر ایک جان آئے گی

تُجَادِلُ عَنۡ نَّفۡسِهَا - بحث کرتی ہوئی اپنی جان کی طرف سے

وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفۡسٍ - اور پورا پورا بدلہ دیا جائے گا ہر نفس کو

مَّا عَمِلَتۡ وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ - وہ جو اس نے عمل کیا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا - اور اللہ مثال بیان کی

قَرۡيَةً كَانَتۡ - ایک بستی کی جو تھی

اٰمِنَةً مُّطۡمَٮِٕنَّةً - امن اور اطمینان والی

يَّاۡتِيۡهَا رِزۡقُهَا رَغَدًا - پہنچتا تھا انھیں ان کا رزق بافراغت

مِّنۡ كُلِّ مَكَانٍ - ہر جگہ سے

اَتٰى يَاْتِىْ ، اِتْيَانٌ : آنا

جَادَلَ يُجَادِلُ ، مُجَادَلَةٌ : جھگڑا کرنا (III)

وَفّٰى يُوَفِّىْ ، تَوْفِيَةٌ : پورا پورا دینا (II)

قَرْيَة : بستی

اٰمِنَةً : اَمْنٌ سے اسم فاعل واحد مؤنث ؛ (اطمینان والی)

رَغِدَ يَرْغَدُ ، رَغَدًا : بکثرت نعمت ہونا

وہ نعمت یا رزق کے جس کے حاصل کرنے میں کوئی محنت و مشقت بھی نہ ہو

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ - پھر ناشکری کی لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی

اَنْعُم: نِعْمَةٌ کی جمع۔ (نعمتیں)

فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ - تو چکھایا مزا اُنھیں اللہ نے

اَذَاقَ يُذِيْقُ ، اَذَاقَةٌ: مزہ چکھانا (IV)

ذَاقَ: مزا چکھنا

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ - بھوک اور خوف (کے لباس) کا

جُوْع: بھوک

بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ - بسبب اس کے جو وہ (کاریگری) کرتے تھے

صَنَعَ يَصْنَعُ ، صَنْعًا: بنانا، کرنا، تخلیق کرنا

اردو میں: صنعت، صناعی، مصنع، مصنوعی

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ - اور یقیناً آیا ان کے پاس

رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ - ایک رسول انہی میں سے

فَكَذَّبُوْهُ - لیکن جھٹلایا انھوں نے اُس کو

كَذَّبَ يُكَذِّبُ ، تَكْذِيْبٌ: جھٹلانا (II)

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ - تو آ پکڑا اُنھیں عذاب نے

اَخَذَ يَأْخُذُ ، اَخْذًا: پکڑنا (IV)

وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ - اس حال میں کہ وہ ظالم تھے

يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَتُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّأْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ
مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿١١٣﴾

(ان سب کا فیصلہ اُس دن ہوگا) جب کہ ہر متنفس اپنے ہی بچاؤ کی فکر میں لگا ہوا ہوگا اور ہر ایک کو اس کے کیے کا بدلہ پورا پورا دیا جائے گا اور کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہونے پائے گا
اللہ ایک بستی کی مثال دیتا ہے وہ امن و اطمینان کی زندگی بسر کر رہی تھی اور ہر طرف سے اس کو بفراغت رزق پہنچ رہا تھا کہ اُس نے اللہ کی نعمتوں کا کفران شروع کر دیا۔ اللہ نے اس کے باشندوں کو اُن کے کرتوتوں کا یہ مزا چکھایا کہ بھوک اور خوف کی مصیبتیں ان پر چھا گئیں، اُن کے پاس ان کی اپنی قوم میں سے ایک رسول آیا مگر اُنہوں نے اس کو جھٹلا دیا آخر کار عذاب نے اُن کو آلیا جبکہ وہ ظالم ہو چکے تھے

Allah's judgement will come about them all on the Day when everyone shall come pleading in his defense, and everyone shall be fully requited for his deeds and none shall be wronged in the least. Allah sets forth the parable of (the people of) a town who were secure and content and whose sustenance came in abundance from every quarter. But then the people of the town showed ingratitude towards Allah for His bounties, so Allah afflicted them with hunger and fear in punishment for their evil deeds. Most certainly a Messenger came to them from among them; but they rejected him, calling him a liar. Therefore chastisement seized them while they engaged in wrong-doing.

محمد اقبال

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَىِٕنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

قریش کے لیے ایک بستی کی مثال

- قریش کی تنبیہ کے لیے ایک بستی کی بطور مثال کہ اگر انھوں نے اپنی روش نہ بدلی تو ان کا بھی وہی انجام ہو سکتا ہے جو اس بستی والوں کا ہوا۔ یہ بستی کون سی تھی، اس کے بارے میں نہ تو قرآن کریم نے کوئی وضاحت کی ہے اور نہ احادیث پاک میں اس کا ذکر آیا ہے۔ البتہ آیت کریمہ کے اندر کچھ اشارات موجود ہیں جس سے بعض چیزوں کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے، لیکن اس بالکل کا تعین نہیں ہو سکتا کہ وہ بستی کون سی تھی۔
- مفسرین کی ایک رائے یہ ہے کہ اس سے مراد سبا کی بستی ہے۔ اس میں یقیناً بستی کے تمام لوازمات پائے جاتے تھے۔ قرآن کریم کی شہادت کے مطابق اس کے ارد گرد دو رویہ سرسبز و شاداب باغوں کی قطاریں تھیں، جن میں نہریں بہتی تھیں، چشمے رواں تھے۔ اہل یمن نے ڈیم بنا کر آبیاری کا ایک مستقل سسٹم بنا رکھا تھا۔ چنانچہ جب اس قوم نے اللہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمتوں کی ناشکری کی تو اس بستی پر خدا کا عذاب آ گیا۔
- مفسرین کی ایک رائے یہ ہے کہ قریہ سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قریش کو اس گھر کی بدولت بے شمار نعمتیں عطا فرمائیں، ان کے تجارتی قافلوں کے لیے کوئی روک ٹوک نہ تھی، لیکن پھر ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آیا شدید قحط کی صورت میں کہ لوگ اپنے جوتوں کے چمڑے تک کھانے پر مجبور ہو گئے، اشرافِ قریش نے آپ ﷺ کی خدمت میں آ کر درخواست کی کہ آپ (ﷺ) اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ یہ عذاب ٹل جائے تو ہم آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی دعا سے وہ عذاب ٹل گیا، لیکن اشراف قریش کا رویہ نہ بدلا۔ (اس آیت کے نزول کے وقت یہ قحط ختم ہو چکا تھا)

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ - (اے لوگو!) کھاؤ اس میں سے جو رزق دیا ہے تم کو

حَلٰلًا طَيِّبًا - حلال اور پاکیزہ

وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ - اور شکر ادا کرو اللہ کی نعمتوں کا

اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ - اگر تم واقعی اسی کی عبادت کرتے ہو

اِيَّاهُ : اس ہی کی، صرف اسی کی

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ - حقیقت یہ ہے کہ اس نے تو بس حرام کیا ہے تم پر

الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ - مردار، خون، سؤر کا گوشت

الْمَيْتَةَ : مردار

وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ - اور ہر وہ چیز کہ پکارا جائے (نام) غیر اللہ کا اس پر

اَهَلَّ يُهِلُّ ، اِهْلَالًا: پکارنا (IV)
آواز لگانا، نامزد کرنا، شہرت دینا

فَمَنِ اضْطُرَّ - پھر جو مجبور ہو جائے

اِضْطَرَّ يَضْطَرُّ ، اِضْطِرَارً : مجبور/لاچار کرنا (IV)

غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ - جبکہ وہ سرکش نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو

بَاغٍ ، بَغْيٌ سے اسم فاعل- (باغی)

عَادٍ ، عُدْوَانٌ سے اسم فاعل - حد سے بڑھنے والا

وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ؕ

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ - تو بیشک اللہ ہے معاف فرمانے والا اور رحم کرنے والا

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ - اور نہ کہہ دیا کرو تم اس کو جو بیان کرتی ہیں

وَصَفَ يَصِفُ ، وَصْفٌ : بیان کرنا

اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ - تمہاری زبانیں جھوٹ

هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ - کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے

لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ - تاکہ بہتان باندھو تم اللہ پر جھوٹ کا

اِفْتَرٰى يَفْتَرِىْ ، اِفْتِرَآءٌ : بہتان باندھنا، گھڑنا (VIII)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ - بیشک وہ لوگ جو بہتان باندھتے ہیں

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ - اللہ پر جھوٹ کے

لَا يُفْلِحُوْنَ - وہ ہرگز فلاح نہیں پائیں گے۔

فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ
بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ
الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ﴿١١٦﴾ ؕ

پس اے لوگو، اللہ نے جو کچھ حلال اور پاک رزق تم کو بخشا ہے اُسے کھاؤ اور اللہ کے احسان کا شکر ادا
کرو اگر تم واقعی اُسی کی بندگی کرنے والے ہو۔ اللہ نے جو کچھ تم پر حرام کیا ہے وہ ہے مُردار اور خون
اور سور کا گوشت اور وہ جانور جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو البتہ بھوک سے مجبور ہو کر اگر
کوئی اِن چیزوں کو کھا لے، بغیر اس کے کہ وہ قانونِ الٰہی کی خلاف ورزی کا خواہش مند ہو، یا حدِ ضرورت
سے تجاوز کا مرتکب ہو، تو یقیناً اللہ معاف کرنے اور رحم فرمانے والا ہے اور یہ جو تمہاری
زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام، تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ
نہ باندھا کرو جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہر گز فلاح نہیں پایا کرتے

So eat out of the lawful and good sustenance that Allah has bestowed upon you, and thank Allah for His bounty, if it is Him that you serve. Allah has forbidden you only carrion, and blood, and the flesh of swine; also any animal over which the name of any other than Allah has been pronounced. But whoever eats of them under compelling necessity - neither desiring it nor exceeding the limit of absolute necessity - surely for such action Allah is Much Forgiving, Most Merciful. And do not utter falsehoods by letting your tongues declare: "This is lawful" and "That is unlawful," thus fabricating lies against Allah. Surely those who fabricate lies against Allah will never prosper.

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿١١٤﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١١٥﴾

حلال و حرام رزق کے حوالے سے ہدایت

اللہ کی نعمتوں کی شکر گزاری اور ناشکری

- قریشِ مکہ سے فرمایا جارہا ہے کہ جن بستیوں کے رہنے والوں نے اللہ تعالیٰ کی صفت تحلیل و تحریم پر قبضہ کرلیا اور قانون سازی میں اس کے شریک بن گئے اور ایک خانہ ساز شریعت بناڈالی ان کا انجام تم نے دیکھ لیا
- ابھی چند سال جس طرح قحط سالی کے تم پر گزرے ہیں تمہیں یہ بات یاد دلانے کے لیے کافی تھے کہ اللہ تعالیٰ کی گرفت کتنی شدید ہوتی ہے۔ اب یہ قحط تم سے ٹل چکا ہے تو اللہ تعالیٰ نے جو رزق تمہیں دیا ہے اسے حلال اور طیب سمجھ کر کھاؤ، اس میں اپنی مرضی سے تحلیل و تحریم کا حق استعمال نہ کرو۔ کسی حلال اور پاکیزہ چیز کو اپنے مشرکانہ اوہام کے تحت حرام نہ ٹھہراؤ۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔ جن قوتوں کو تم نے اس کا شریک بنا رکھا ہے، اس سے توبہ کرو۔
- جو لوگ بلا دلیل اللہ کی حلال کردہ شے کو حرام قرار دیں گے یا حرام کو حلال کہیں گے وہ کبھی بھی اللہ کے ہاں فلاح نہیں پائیں گے۔ ایسے لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے۔
- اللہ نے جانوروں میں سے تمہارے اوپر حرام صرف مردار اور خون، لحم خنزیر اور وہ جانور ہے جس کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، اس میں اضطرار کی حالت کو استثنیٰ حاصل ہے (یہ حکم اس سے پہلے سورہ بقرہ آیت نمبر ۳، سورہ مائدہ آیت نمبر ۱۷۳ اور سورہ انعام آیت نمبر ۳۵ میں آچکا ہے)

وَلَا تَقُوۡلُوۡا لِمَا تَصِفُ اَلۡسِنَتُكُمُ الۡكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ لِّتَفۡتَرُوۡا عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ؕ﴿۱۱۶﴾

حلال و حرام کے حوالے سے توحید حاکمیت کی وضاحت

- یہ آیت صاف تصریح کرتی ہے کہ خدا کے سوا تحلیل و تحریم کا حق کسی کو بھی نہیں، بالفظ دیگر قانون سازی صرف اللہ ہے
- اسی پر اصل کی تمدنی زندگی کا انحصار ہے۔ حکومتوں کو اسی سے رہنمائی ملتی ہے۔ اسلامی معاشروں میں منتخب ایوانوں کو اسی کی رہنمائی میں قانون سازی کرنا چاہیے۔ اس حق میں اگر کسی کو شریک کر دیا جائے تو پوری تمدنی اور سیاسی زندگی تلپٹ ہو کر رہ جاتی ہے
- جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں حلال و حرام کرنے کا اختیار بھی نہیں دیا اور نہ خود انھیں حرام کیا ہے تو تمہارا ان چیزوں کی حلت و حرمت کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا سراسر جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کذب بیانی سے باز آ جاؤ ورنہ اس کا انجام بجز خسران و نامرادی کے اور کچھ نہ ہوگا
- بعض لوگ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اللہ کی طرف حلال و حرام کی یہ نسبت محدود ہے (یعنی کھانے پینے کی اشیاء تک)، لیکن یہ ایک شدید قسم کا مغالطہ ہے، جو رب انتہائی موکد اور محکم انداز میں اس بات کا حکم دے رہا ہے اس کے بتائے ہوئے حرام اور حلال کے معاملے کو انتہائی سنجیدہ سمجھو اور اس کی پابندی کرو۔ رب کے اس حکم پر کم یا زیادہ کوئی اور حکم نہ لگاؤ ورنہ شدید نتائج کے لیے تیار ہو جاؤ تو انسانی زندگی میں کھانے پینے سے کہیں زیادہ اہم معاملات میں کیا وہ اس بات کی اجازت دے گا کہ اس کے بتائے ہوئے احکامات (فرائض، اوامر و نواہی) پر لوگ اپنے حکم لگائیں۔؟ یہ خیال توحید حاکمیت کو نہ سمجھنے یا اس کے انکار کے باعث ہی پیدا ہوا ہے ورنہ قرآن مجید میں اس توحیدِ حاکمیت کا بیان بار بار آیا ہے۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿١١٨﴾

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ - (یہ) تھوڑا سا مال ہے

وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ - اور ایسے لوگوں کے لیے ہے درد ناک عذاب

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا - اور ان لوگوں پر بھی جو یہودی ہوئے

حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا - حرام کیا تھا ہم نے وہ سب کچھ جو بیان کیا ہے

قَصَّ يَقُصُّ ، قَصَصًا : بیان کرنا

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ - تمہارے لیے اس سے پہلے

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ - اور نہیں ظلم کیا تھا ہم نے ان پر بلکہ

كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ - وہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے تھے

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيۡنَ عَمِلُوا السُّوۡٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۱۹﴾

ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ - پھر (بھی) بیشک تیرا رب

لِلَّذِيۡنَ عَمِلُوا السُّوۡٓءَ - اُن لوگوں کے لیے جو کر گزرتے ہیں کوئی برائی

سَوْءٌ : برا، برائی

بِجَهَالَةٍ - نادانی سے

جَهَالَةٍ : جہالت، نادانی

ثُمَّ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ - پھر توبہ کر لیتے ہیں اس کے بعد

ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡۤا - اور (اپنی) اصلاح کر لیتے ہیں

اَصْلَحَ يُصْلِحُ ، اِصْلَاحًا: اصلاح کرنا (۱۷)

اِنَّ رَبَّكَ مِنۡۢ بَعۡدِهَا - تو بیشک تیرا رب اس توبہ کے بعد

لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ - ضرور بخشنے والا اور مہربان ہے

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١١٧ وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
۝١١٨ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْٓا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١١٩

دنیا کا عیش چند روزہ ہے آخرکار ان کے لیے دردناک سزا ہے

وہ چیزیں ہم نے خاص طور پر یہودیوں کے لیے حرام کی تھیں جن کا ذکر ہم اس سے پہلے تم سے کر چکے ہیں اور یہ ان پر ہمارا ظلم نہ تھا بلکہ ان کا اپنا ہی ظلم تھا جو وہ اپنے اوپر کر رہے تھے

البتہ جن لوگوں نے جہالت کی بنا پر برا عمل کیا اور پھر توبہ کرکے اپنے عمل کی اصلاح کر لی تو یقیناً توبہ و اصلاح کے بعد تیرا رب ان کے لیے غفور اور رحیم ہے

Brief is their enjoyment of the world, and thereafter they shall suffer a painful chastisement.

We have already recounted to you what We prohibited to the Jews. In so doing We did not wrong them; it is they who wronged themselves.

But to those who commit evil out of ignorance and then repent and amend their ways, thereafter your Lord will be Much Forgiving, Most Merciful.

وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْٓا ۙ
اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾

حلال و حرام کے بارے میں اعتراض کا جواب

- حرام وحلال کے بارے میں قرآنی بیانیے پر کفارِ مکہ کو دو اعتراض تھے، ایک اعتراض یہ تھا کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں تو اور بھی بہت سی چیزیں حرام ہیں جن کو تم نے حلال کر رکھا ہے۔ اگر وہ شریعت خدا کی طرف سے تھی تو تم خود اس کی خلاف ورزی کر رہے ہو۔ اور اگر وہ بھی خدا کی طرف سے تھی اور یہ تمہاری شریعت بھی خدا کی طرف سے ہے تو دونوں میں یہ اختلاف کیسا ہے؟
- دوسرا اعتراض یہ تھا کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں سبت کی حرمت کا جو قانون تھا اس کو بھی تم نے اڑا دیا ہے۔ یہ تمہارا اپنا خود مختارانہ فعل ہے یا اللہ ہی نے اپنی دو شریعتوں میں دو متضاد حکم دے رکھے ہیں؟
- اس کا جواب دیا گیا ہے کہ اس کی وجہ یہ نہیں کہ خود خدا نے دو قسم کے احکام دیے ہیں۔ اصلاً یہودیوں پر بھی وہی چیزیں حرام کی گئی تھیں جن کا ذکر آیت ۱۱۵ میں آیا ہے لیکن انھوں نے خود ساختہ تصورات کے تحت کچھ جائز چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا اور پیغمبروں کی فہمائش کے باوجود وہ اپنے اس خود ساختہ دین کو چھوڑنے پر تیار نہیں ہوئے۔
- انھوں نے خدا کے حلال کو جانتے بوجھتے ہوئے حرام ٹھہرایا اور اس طرح اپنے آپ کو ناحق مصیبتوں میں ڈالا۔ اور پھر جب وہ اس حرام پر قائم نہ رہ سکے تو عقیدۃً اس کو حرام سمجھتے ہوئے عملاً اس کو اپنے لیے جائز بنا لیا۔ اس طرح وہ دہرے مجرم بن گئے
- برائی کی ایک دوسری قسم وہ ہے جو محض نادانی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ آدمی بے خبری میں یا نفس سے مغلوب ہو کر کوئی غلطی کر بیٹھتا ہے، اگر ایسے لوگ برائی کے بعد پلٹ آتے ہیں، اپنی اصلاح کر لیتے ہیں تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائیں گے

سُوْرَةُ النَّحْل

رکوع 15 - آیات ~ 107 تا 119

- ارتداد کا سبب اور اس کا انجام- دنیا کی زندگی کی حد سے بڑھی ہوئی محبت اور آخرت پر ترجیح
- ہدایت و ضلالت کے باب میں اللہ تعالیٰ کی سنت- جو حق کو پہچان کر بھی اس سے اندھے بن جاتے ہیں، اللہ ان کے کانوں، اور ان کی آنکھوں پر مہر لگا دیا کرتا ہے
- ہجرت، جہاد اور ان پر صبر و استقامت، اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی وسیع رحمت کا موجب
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناشکری ان کے سلب ہونے اور اُن کی شکر گذاری ان نعمتوں کی بقاء کا سبب ہے
- تحریم و تحلیل (حرام و حلال) اللہ کے سوا کسی کا حق نہیں – یہ توحیدِ حاکمیت ہے، اس کی عملی مخالفت پر شدید عذاب اور عدم فلاح کی خبر
- حلال و حرام کے بارے میں قریشِ مکہ کے اعتراضات کے جواب
- سرکشی اور عمداً گناہ کرنے کی بجائے بشری کمزوریوں اور نادانی کی بناء پر گناہ کا ارتکاب قابل معافی ہے اگر توبہ کرکے اپنی اصلاح کر لی جائے